السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

من کنت مولاہ فعلی مولاہ حدیث صحاح ستہ کی کس کتاب میں ہے۔ ؟ اور اس حدیث کا مطلب و تشریح کیا ہے۔ ؟ قرآن پاک میں استعمال کئے گئے لفظ "مولٰینا" اور ہماری اردو میں مستعمل مولانا میں کیا مشترک اور مختلف ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ترمذی (حدیث نمبر 3713) اور ابن ماجہ (حدیث نمبر 121) نے روایت کی ہے اور اس کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے، امام زیلعی رحمہ اللہ تعالی نے ھدایہ کی تخریج (189/1) میں کہا ہے کہ :

کتنی ہی ایسی روایات ہیں جو راویوں کی کثرت اور متعدد طرق سے بیان کی جاتیں ہیں، حالانکہ وہ حدیث ضعیف ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حدیث (جس کا میں ولی ہوں علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی اس کے ولی ہیں) بھی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

> یہ قول (جس کا میں ولی ہوں علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی اس کے ولی ہیں) یہ صحیح کتابوں میں تو نہیں لیکن علماء نے اسے بیان کیا اور اس کی تصحیح میں اختلاف کیا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ اور ابراھیم حربی محدثین کے ایک گروہ سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے اس قول میں طعن کیا ہے۔۔۔ لیکن اس کے بعد والا قول (اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ) آخر تک، تو یہ بلاشبہ کذب وافتراء ہے۔ (دیکھیں منھاج السنۃ : 319/7)

امام ذھبی رحمہ اللہ اس حدیث کے بارہ میں کہتے ہیں :

حدیث (من کنت مولاہ) کے کئی طریق جید ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (1750) میں اس کی تصحیح کرنے کے بعد اس حدیث کو ضعیف کہنے والوں کا مناقشہ کیا ہے۔

اور اگر یہ جملہ (من کنت مولاہ فعلی مولاہ) صحیح بھی مان لیا جائے اور اس کے صحیح ہونے سے کسی بھی حال میں یہ حدیث میں ان کلمات کی زیادتی کی دلیل نہیں بن سکتی جس کا غالیوں نے حدیث میں اضافہ کیا ہے تاکہ وہ علی رضی اللہ تعالی عنہ کو باقی سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے (نعوذباللہ) افضل قرار دے سکیں، یا پھر (نعوذباللہ) باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن کر سکیں کہ انہوں نے ان کا حق سلب کیا تھا۔

شیخ الاسلام نے ان زیادات اور ان کے ضعیف ہونے کا ذکر منہاج السنۃ میں دس مقامات پر کیا ہے۔

> اس حدیث کے معنیٰ میں بھی اختلاف کیا گیا ہے، تو جو بھی معنیٰ ہو وہ احادیث صحیحہ میں جو یہ ثابت اور معروف ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں افضل ترین شخصیت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اور خلافت کے بھی وہی زیادہ حق دار تھے ان کے بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے تعارض نہیں رکھتا، اس لیے کہ کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی کسی چیز میں معین فضیلت اس پر دلالت نہیں کرتی کہ وہ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں، اور نہ ہی ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب سے افضل ہونا اس کے منافی ہے جیسا کہ عقائد کے باب میں یہ مقرر شدہ بات ہے۔

اس حدیث کے جو معانی ذکر کیئے گئے ہیں ان میں کچھ کا ذکر کیا جاتا ہے :

ان کے معنی میں یہ کہا گیا ہے کہ :

یہاں پر مولا ولی جو کہ عدو کی ضد ہے کے معنیٰ میں ہے تو معنیٰ یہ ہوگا، جس سے میں محبت کرتا ہوں علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں، اور یہ بھی معنیٰ کیا گیا ہے کہ : جو مجھ سے محبت کرتا ہے علی رضی اللہ تعالی عنہ اس سے محبت کرتے ہیں، یہ معنیٰ قاری نے بعض علماء سے ذکر کیا ہے۔

اور امام جزری رحمہ اللہ تعالی نے نھایہ میں کہا ہے کہ :

> حدیث میں مولیٰ کا ذکر کئی ایک بار ہوا ہے، یہ ایک ایسا اسم ہے جو بہت سے معانی پر واقع ہوتا ہے، اس کے معانی میں : الرب، المالک، السید، المنعم (نعمتیں کرنے والا)، المعتق (آزاد کرنے والا)، الناصر (مدد کرنے والا)، المحب (محبت کرنے والا)، التابع (پیروی کرنے والا)، الجار (پڑوسی)، ابن العم (چچا کا بیٹا)، حلیف، العقید (فوجی افسر)، الصھر (داماد) العبد (غلام)، العتق (آزاد کیا گیا)، المنعم علیہ (جس پر نعمتیں کی جائیں)۔

ان معانی میں سے اکثر تو حدیث میں وارد ہیں جن کا اضافت کے اعتبار سے معنیٰ کیا جاتا ہے ، توجس نے بھی کوئی کام کیا یا وہ کام اس کے سپرد ہوا تو اس کا مولا اور ولی ہے ، اور حدیث مذکورہ کو ان مذکورہ اسماء میں سے اکثر پر محمول کیا جاسکتا ہے ۔

امام شافی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ اس سے اسلام کی ولاء مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے :

''یہ اس لیے کہ اللہ تعالی مومنوں کا مولی ومددگار ہے اور کافروں کا کوئی بھی مولی ومددگار نہیں''

اور طیبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

حدیث میں مذکور ولایہ کو اس امامت پر محمول کرنا صحیح نہیں جو مسلمانوں کے امور میں تصرف ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مستقل طور پر تصرف کرنے والے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں ان کے علاوہ کوئی اور نہیں تو اس لیے اسے محبت اور ولاء اسلام اور اس جیسے معانی پر محمول کرنا ضروری ہے ۔ (دیکھیں تحفۃ الاحوذی لشرح الترمذي حدیث نمبر : 3713)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الطہارہ جلد 2